لکھنؤ

# تعمیر حیات

پندرہ روزہ

## نوجوان داعیوں اور انشاپردازوں سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابوالحسن علی ندوی

[illegible]

[illegible]

# اقبال کے کلام میں تاریخی حقائق واشارات

[illegible]

گفتم این سرمایۂ اہل حق است
در ضمیر او حیات مطلق است
اندرو ہر ابتدا را انتہاست
حیدر از نیروی او خیبر کشاست

[illegible]

آن کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است و قدیم
نسخۂ اسرار تکوین حیات
بے ثبات از قوتش گیرد ثبات

[illegible]

# تعمیر حیات

شعبۂ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

۲۵ جولائی ۱۹۷۶ء ——— [illegible] رجب ۱۳۹۶ھ

فی شمارہ ۵۰ پیسے ——— سالانہ بارہ روپے

جلد نمبر [illegible] ✦ شمارہ نمبر [illegible]



اسحاق جلیس ندوی


# اہلِ علم اور اصحابِ خیر کی خدمت میں

ندوۃ العلماء کی بنیاد اس عہد میں پڑی جس میں زمانہ ... مغرب اور فکر ... تحریک ... شکست ... کوشش ... [illegible] ... اسلام اور مسلمانوں کی ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔

تحریک ندوۃ العلماء کے دو بنیادی مقاصد تھے: نظام تعلیم کی اصلاح ... [illegible] ... کتب خانہ کا قیام ... [illegible] ... مثالی کتب خانہ ہو۔

[illegible]

ندوہ نے اس طرح کی مستقل امانت سے اپنے کو ہر دور میں محفوظ رکھا ... [illegible] ... اللہ تعالیٰ پر توکل و اعتماد کا جوہر ہے جو ندوہ کو ملا۔

[illegible]

دارالعلوم ندوۃ العلماء اسلامیانِ ہند کا عالم اسلام کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے، ضرورت ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اپنے اس گراں قدر ورثہ کی حفاظت کریں اور ترقی کے نئے راستے تلاش کریں اور ... تعاون فرمائیں۔

## چند دیے اور بجھے......

گذشتہ دنوں مولانا مفتی مہدی حسن صاحب، مولانا عثمان فارقلیط صاحب (ایڈیٹر الجمعیۃ)، مولانا ابوبکر غزنوی ... [illegible] ... (ایڈیٹر ... لاہور)، شورش کاشمیری (ایڈیٹر چٹان)، علامہ بہجۃ البیطار (دمشق کے معروف عالم اور المجمع العلمی العربی دمشق کے رکن) اور ... مولانا سید محمد علی مونگیری کی صاحبزادی نے اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کو سفر کیا۔

دین، علم، تعلیم و صحافت ... کی ان ممتاز شخصیتوں کا سانحۂ ارتحال ملت کا ایک عظیم نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو عالم اعلیٰ میں ... نصیب فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔


## ترانۂ ندوہ

ندوۃ العلماء کا وہ مقبول ترانہ جو بہت پسند کیا گیا اور جس سے ندوہ کے اہم جلسوں کا آغاز ہوتا ہے۔ مرتبہ مولانا سید محمد ثانی حسنی ندوی مدیر «رضوان»

قیمت پچاس پیسے۔ کم از کم سو کاپیاں طلب کرنے پر ۳۰ روپے سیکڑہ۔

ناشر مکتبہ دارالعلوم ندوۃ العلماء۔ پوسٹ بکس ۹۳ — لکھنؤ

بقیہ صفحہ ۲

اور اس کی تعلیم یہ انقلاب انگیز اعلان ہے کہ انسان کے عمل و اخلاق اور دین سے پیدا ہونے والے نتائج کا اصل انحصار انسان کی ذہنی کیفیت، عمل کے محرک اور اس کے مقصد پر ہے جس کو اسلام کی دینی و شرعی زبان میں "نیت" کے ایک مختصر و سادہ لیکن جامع و وسیع لفظ میں ادا کیا گیا ہے۔ اس کے نزدیک کوئی چیز مستقل دنیا ہے، نہ کوئی چیز مستقل دین، اس کے نزدیک خدا کی رضا کی طلب، اخلاص اور اس کے حکم کی تعمیل کے جذبہ و ارادہ کے ساتھ بڑے سے بڑا دنیاوی عمل، جہاں تک کہ حکومت، جنگ، دنیاوی نعمتوں سے تمتع، نفس کے تقاضوں کی تکمیل، حصول معاش کی جدوجہد، جائز تفریح، جی کا سامان اور ازدواجی و عائلی زندگی سب سے تقرب الی اللہ کا ذریعہ، اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب ولایت تک پہنچنے کا وسیلہ اور خالص "دین" بن جاتا ہے، اس کے برخلاف وہ بڑی سے بڑی عبادت اور دینی کام جو رضائے الٰہی کے مقصد اور اطاعت کے جذبے سے خالی ہو اور خدا فراموشی اور غفلت کے ساتھ ہو حتیٰ کہ فرض عبادتیں، ارکان اسلام، ہجرت و جہاد، قربانی اور سرفروشی اور ذکر و تسبیح بالکل دنیا اور ایسا عمل شمار ہوگا جس پر کوئی ثواب اور اجر نہیں ہے، بلکہ وہ بعض اوقات وبال کا موجب اور خدا سے دوری کا سبب ہو جائے گا۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم ترین معجزہ اور انقلاب انگیز و عہد آفریں کارنامہ ہے کہ آپ نے دین و دنیا کی اس دوئی کو دور کیا، اور ان دونوں بچھڑوں کو جو سیکڑوں برس سے ایک دوسرے کی صورت دیکھنے کے روادار نہ تھے اور بارہا خون آشام جنگیں لڑ چکے تھے، بغلگیر کیا، یہ آپ کی خصوصیت ہے کہ آپ کامل طور پر رسول وحدت ہیں اور بیک وقت "بشیر" و "نذیر" ہیں، آپ نے دنیا کے انسانوں کو متحارب کیمپوں سے نکال کر حسن عمل، خدمت خلق، اور حصول رضائے الٰہی کے ایک ہی محاذ پر کھڑا کر دیا، اور سب کو اس جامع اور انقلاب انگیز دعا کی تلقین کی کہ "ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار" اور "ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین" کہہ کر یہ ثابت کر دیا کہ مومن کی زندگی متفرق و متضاد دو ٹکڑوں کا مجموعہ نہیں، زندگی و عبودیت کی ایک ہی اکائی اور وحدت ہے، جہاں عباس دنیا میں درویشی، زمانہ شاہی میں فقیری، اور سیف و تسبیح کے جامع ذات کی عبادت گزار، اور دن کے شہسوار نظر آتے ہیں، ان کو اس میں کسی قسم کا تضاد بلکہ دوئی بھی محسوس نہیں ہوگی۔

اس تمہید کے بعد آپ اقبال کی یہ نظم پڑھئے جو انہوں نے دین و سیاست کے عنوان پر لکھی ہے، کس طرح انہوں نے رہبانیت اور اسلام کی پوری تاریخ اور مسیحی و اسلامی تعلیمات کے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے جو اپنی پوری علمی سنجیدگی اور وقار و جلال کے ساتھ پیغمبرانہ اولوالعزمی کی بدولت ایک کوزہ نبات معلوم ہوتا ہے، وہ فرماتے ہیں:—

کلیسا کی بنیاد رہبانیت تھی
سماتی کہاں اس فقیری میں میری
خصومت تھی سلطانی و راہبی میں
کہ وہ سربلندی ہے یہ سربزیری
سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا
چلی کچھ نہ پیر کلیسا کی پیری
ہوئی دین و دولت میں جس دم جدائی
ہوس کی امیری ہوس کی وزیری
دوئی ملک و دیں کے لئے نامرادی
دوئی چشم تہذیب کی نابصیری
یہ اعجاز ہے ایک صحرانشیں کا
بشیری ہے آئینہ دار نذیری
اسی میں حفاظت ہے انسانیت کی
کہ ہوں ایک جنیدی و اردشیری

طویل انسانی تاریخ کا جو بزم سے زیادہ رزم کے افسانوں پر مشتمل ہے، اور جس کے بڑے حصے کو خون ریز اور خون آشام جنگوں اور افراد و جماعتوں کی طالع آزمائیوں اور ہوس جوئیوں کی تفصیلات نے گھیر رکھا ہے، شہادت ہے کہ کسی فرد یا جماعت میں قوت و اقتدار کے مرکوز ہو جانے نے بنی نوع انسان کو اتنا نقصان نہیں پہنچایا، اور تاریخ کو اتنا زیر و زبر نہیں کیا، جتنا نشۂ قوت اور احساس برتری نے کیا، جس وقت کسی فرد یا جماعت پر یہ احساس مستولی ہو جاتا ہے کہ اب اس سے زیادہ طاقتور کوئی نہیں، وہ ایک سیل رواں ہے جس کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا، وہ خدا کی تقدیر ہے، جس کو کوئی بدل نہیں سکتا، ساری دنیا اور ہمسایہ قومیں اس کے رحم و کرم پر ہیں، اصل حقیقت اور اصل قانون طاقت ہے، انسانیت، عدل و انصاف، اخلاق، ضمیر، خوب و ناخوب، مناسب و نامناسب، سب بے معنی الفاظ اور گزرے ہوئے اور بوسیدہ دقیانوسی اور افراد کی خام خیالی و شکست خوردہ ذہنیت ہے، جیسا کہ جنگل کا قانون — (MIGHT IS RIGHT) — طاقت ہی اصل دلیل اور حق و باطل کا معیار ہے، فلسفہ کی مکمل طور پر فرمانروائی ہوتی ہے، خوف خدا، انسانیت کا احترام، شرم و لحاظ، بزدلی اور کمزوری کی علامت سمجھی جانے لگتی ہیں، وسائل مقاصد بن جاتے ہیں، اور مقاصد جبر و تشدد کی شکل اختیار کر لیتے ہیں تو پھر نشۂ قوت سے سرشار فرد یا جماعت ایک ایسی اندھی تخریبی طاقت اور کرۂ آتش فشاں کا ایک ایسا آتشیں سیلاب لاوہ بن جاتا ہے جس کے سامنے عظیم شہر، ہزاروں برس کی تہذیب اور اخلاقی تعلیمات اور پیشوایان مذہب کی مساعی جمیلہ کے نتائج اور ان کے قائم کئے ہوئے وہ ادارے جو صدیوں سے انسانیت کے حق میں ظل رحمت تھے، یہ آتشیں سیلاب صدیوں کی نسلوں کی کوششوں، علم و ادب کے اور آئندہ کئی صدیوں تک کے لئے تعمیر انسانیت کی توقعات اور امیدوں پر پانی پھیر دیتا ہے، بستیوں کی بستیاں اور شہر کے شہر بے چراغ ہو جاتے ہیں، آباد اور پررونق بستیوں پر ہل چل جاتے ہیں، آبادیاں خرابات میں، شہر قبرستانوں میں، عبادت گاہیں اصطبلوں اور علم و دانش کے مرکز تفریح گاہوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں، معاشرہ اس طرح زیر و زبر ہو جاتا ہے کہ ہر بلند پست اور ہر معزز ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے۔

قرآن مجید نے اپنے معجزانہ انداز میں چند لفظوں میں اس کی تصویر کھینچ دی ہے، اس نے ملکۂ سبا کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو اپنی لافانی کتاب میں ذکر کر کے ایک طرح سے ان پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة وکذلک یفعلون۔ (النمل ۳۴)

(بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں، اور اسی طرح یہ بھی کریں گے)

اسی نشۂ قوت اور حد سے بڑھے ہوئے احساس برتری کی دنیا کی دو مخصوص قومیں شکار ہوئیں جن کا قرآن مجید نے ذکر کیا ہے، اور جنہوں نے صرف قرنوں اور عصروں تک کردار ادا کیا اور ایک مست و مجنون ہاتھی کی طرح اپنے ابنائے جنس انسانوں اور ہمسایہ قوموں کو سبزہ کی طرح روند ڈالا، انہیں میں سے ایک قوم عاد تھی جس کی قرآن مجید نے اسی بیماری کی تشخیص کی ہے۔

"فاما عاد فاستکبروا فی الارض بغیر الحق وقالوا من اشد منا قوة اولم یروا ان اللہ الذی خلقهم هو اشد منهم قوة وکانوا بآیاتنا یجحدون۔ (فصلت ۱۵)

(سو جو عاد تھے وہ ملک میں ناحق غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے؟ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت بڑھ کر ہے، اور وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے۔)

اس نشۂ قوت و سرمستی اور غرور و پندار کا نتیجہ طاقت کے اس بے دریغ استعمال کی شکل میں ہوا، جو تمام حدود و قیود سے آزاد، نتائج و عواقب سے بے پروا، جرم و سزا کے باہمی تناسب سے بے فکر تھی، قوم عاد کے پیغمبر حضرت ہود علیہ السلام نے جو اس سرکش قوم عاد میں مبعوث ہوئے تھے، ان کی انہیں بیماریوں کی نشاندہی کی۔

"اتبنون بکل ریع آیة تعبثون وتتخذون مصانع لعلکم تخلدون واذا بطشتم بطشتم جبارین" (الشعراء ۱۲۸–۱۳۰)

(بھلا تم ہر اونچی جگہ پر نشان تعمیر کرتے ہو اور محل بناتے ہو شاید تم ہمیشہ رہو گے، اور جب کسی کو پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو)

جب کوئی ناخدا ترس قوم یا فرد مطلق العنان کسی مقام پر فائز ہو جاتا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایسی طاقت آ جاتی ہے جس سے وہ اپنے ہر منشا کو پورا کر سکتی ہے، تو پھر وہ اپنے زیر اثر افراد اور قوموں کے ساتھ جو اس کے رحم و کرم پر ہوتی ہیں، مٹی کی بے جان مورتوں اور کاغذ کے پتلوں کا سا سلوک کرنے لگتی ہے، وہ ان کے توڑنے کے بارے میں اپنی مرضی کے مطابق فیصلے کرنے لگتی ہے۔ قرآن مجید فرعون کے متعلق جو اپنے زمانے میں اقتدار مطلق کا ایک مجسمہ تھا، کہتا ہے۔

"ان فرعون علا فی الارض وجعل اهلها شیعا یستضعف طائفة منهم یذبح ابناءهم ویستحیی نساءهم انه کان من المفسدین۔ (القصص ۴)

(فرعون نے ملک میں سر اٹھا رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا، ان میں سے ایک گروہ کو (یہاں تک) کمزور کر رکھا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا، بے شک وہ مفسدوں میں سے تھا)

ایک ایسے ہی خود پرست اور خود پسند کی جو ان اوصاف کے ساتھ چرب زبان اور سحر بیان بھی واقع ہوا ہے، قرآن مجید ان الفاظ میں تصویر کشی کرتا ہے، یہ درحقیقت ایک فرد واحد نہیں بلکہ ایک خاص ذہنیت و کردار کی ترجمانی کرنے والا ایک مستقل نوع یا طبقہ ہے۔

ومن الناس من یعجبک قوله فی الحیاة الدنیا ویشهد اللہ علی ما فی قلبه وهو الد الخصام۔ واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیها ویهلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد۔ واذا قیل له اتق اللہ اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد۔ (البقرہ ۲۰۴–۲۰۶)

(اور کوئی شخص تو ایسا ہے جس کی گفتگو دنیا کی زندگی میں تم کو دلکش معلوم ہوتی ہے اور وہ اپنے مافی الضمیر پر خدا کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ

[illegible]

BETWEEN RELIGION AND SCIENCE

[illegible]

پر رنگ و بار لانے لگے۔

۵۔ بدر و حنین کی گرمیٔ ہنگامہ آپ ہی کے جوش و خروش کے دم سے تھی اور حضرت صدیقؓ و فاروقؓ، حیدر کرارؓ اور شہید عالی مقام حضرت حسینؓ کی انقلابی شخصیتیں آپ ہی کی ہر صفت ذات کی تجلیاں تھیں۔

۶۔ حالت جنگ میں بلند ہونے والی اذان کی عظمت و ہیبت اور تلاوت قرآن کی لذت و حلاوت آپ ہی کی دی ہوئی ہے۔

۷۔ صلاح الدین ایوبی کی شمشیر آبدار اور بایزید بسطامی کی حقیقت بیں نگاہ دو عالم کے خزانوں کی کلید ثابت ہوئیں۔

۸۔ ساقیٔ مدینہ کے ایک جام سے عقل و دل دونوں ہی مست و سرشار ہو گئے اور آپ کی تربیت گاہ میں رومی کا ذکر اور رازی کی فکر تک ہم آہنگ ہوئی۔

۹۔ علم و حکمت، دین و شریعت اور انتظام سلطنت اور دنیا کے اندر پھیلی ہوئی روحانی طلب، تلاش اور سینوں میں دلوں کی بے قراری۔

۱۰۔ الحمرا اور تاج محل کا وہ حسن عالم سوز و دل افروز جو فرشتوں سے بھی خراج عقیدت لے لیتا ہے۔

۱۱۔ یہ سب کارنامے آپ کے ارشادات عزیز و تعلیمات کے ایک مختصر لمحہ اور آپ کی جنبش باطنی کی صرف ایک تجلی کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۱۲۔ آپ کے فیض ظاہری کے اثرات ان جلووں اور لفظوں کی شکل میں تو ظاہر ہو گئے، لیکن آپ کے وجود و جاہ کا باطنی پہلو عارفان کامل کی نگاہ سے بھی پوشیدہ ہے۔

۱۳۔ رسول پاکؐ کی عظیم ہستی بے حد تعریفوں کی مستحق ہے جس نے مشت خاک کو ایمان دے کر جوہر قابل بنا دیا۔

دنیا کے تجربات میں سے تاریخ کا یہ بھی ہے کہ جن لوگوں نے عظیم سلطنتوں کی بنیاد رکھی اور جن کی بدولت خستہ حال اور پامال قوموں کو عروج و ترقی، عظمت و شوکت اور اقبال و مرادیں نصیب ہوئیں وہ جفاکشی، محنت کوشی، سخت جانی، ہر قسم کی راحت و تنعم سے بے نیازی اور سادہ و پرمشقت اور جفاکش زندگی گزارنے کے عادی تھے اور اسی جوہر [illegible] مشکل اور محنت کوشی کی وجہ سے وہ سخت ناسازگار حالات میں ان سلطنتوں کی بنیاد رکھنے میں کامیاب ہوئے جو صدیوں تک [illegible]، لیکن دولت و وسائل کی فراوانی، خاص حالات [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] کے خوگر، تن آسانی اور راحت طلبی اور تنعم کے اس طرح شکار ہوئے کہ ان کی رگوں کا پانی خشک ہو گیا۔ وہ رزم کے بجائے بزم کے مرد میدان بن گئے۔ شراب و شباب، چنگ و رباب اور مطرب و مغنی ان کے دم ساز و ہمراز بنے جن کے بغیر ان کو چین نہیں آتا تھا۔ سلطنت کی حفاظت و توسیع اور نئی نئی فتوحات کے بجائے ان کی ساری ذہانت لباسوں کی تراش خراش، کھانوں کی نئی نئی قسمیں ایجاد کرنے اور عیش و عشرت میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں صرف ہونے لگی۔ اور اس میں وہ ان حدود اور اس انتہا تک پہنچ گئے جہاں آسانی کے ساتھ ایک متوسط آدمی کے تخیل اور قیاس کا پہنچنا بھی مشکل ہے۔ یہ تاریخ عالم کا ایک ایسا کلیہ ہے جس میں مشکل سے استثناء ملے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک قانون قدرت ہے اور مال و دولت، سلطنت و حکومت اور ہر طرح کے وسائل کی فراہمی و فراوانی کا ایک منطقی نتیجہ ہے۔ قرآن مجید نے اپنے مستقل اعجاز و ایجاز کے ساتھ اس حقیقت کو ان بلیغ الفاظ میں بیان کیا ہے۔

كلا ان الانسان ليطغىٰ ان راٰه استغنىٰ ۔ (سورۃ العلق)

(ہرگز انسان سرکش ہو جاتا ہے جب کہ اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے)۔

ایک ایک قوم اور ایک ایک سلطنت کی تاریخ پڑھئے آپ کو آغاز و انجام میں یہی تفاوت اور بانیان سلطنت کے اخلاق، طرز زندگی، معیار و اقدار اور ان کے نااہل وارثوں کے اخلاق و اطوار اور اقدار و معیار میں یہی تضاد و تنافر نظر آئے گا۔

ہم یہاں پر صرف دو مثالوں پر اکتفا کریں گے، جن کا تعلق اس ملت سے ہے جو دنیا میں اخلاقی تعلیمات کی سب سے بڑی علمبردار اور اس پیغمبرؐ کی نام لیوا ہے جس نے پیٹ پر پتھر باندھے، جس نے فقر کو اپنا فخر قرار دیا اور جس ملت کی بنیاد زہد و قناعت، جفاکشی اور محنت کشی پر پڑی، ایران و روما، مصر و یونان اور دنیا کے دوسرے ملکوں کی سلطنتوں اور تہذیبوں کی تاریخ میں اس کی مثالیں بے شمار ملیں گی۔

سب جانتے ہیں کہ عرب اسلام کا پیغام پہنچانے اور دنیا کو "خدا کی حکومت" میں شامل کرنے کے لئے جب جزیرۃ العرب سے نکلے تو ان کا کیا حال تھا، وہ کس قدر جفاکش، سخت کوش، [illegible] کے عادی [illegible] کس قدر ناآشنا اور بیگانہ تھے، ان کی زندگی کس قدر حقیر اور [illegible] انہوں نے [illegible] اس زندگی کی خصوصیات کے زور سے جس سے اس وقت کی دنیا کی [illegible] عظیم سلطنتیں قائم کیں۔ ان میں سے ایک سلطنت عباسیہ تھی، جس کا پایۂ تخت بغداد تھا، اور جس نے خلافت کے نام سے تقریباً پانچ سو برس تک حکومت کی اور تقریباً اس وقت کی متمدن دنیا کے آدھے حصہ کو زیر نگیں کر لیا۔ اس کے بانی اور ابتدائی حکمراں ہارون و مامون تک [illegible] کے ساتھ جو مشہور خاص و عام ہیں [illegible] سخت کوش، سپاہیانہ زندگی کے عادی اور میدان جنگ کے شہسوار بھی تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ اس سلطنت کو بھی عیش و عشرت کا گھن لگ گیا۔ اس کے بعد [illegible] جو خلافت اسلامی کی نسبت گرامی کے بھی حامل تھے، عیش و عشرت کے دلدادہ اور دولت و وسائل کی بہتات کی پیدا کی ہوئی بیماریوں کے بری طرح شکار ہو گئے۔ دارالخلافہ بغداد میں عیش و عشرت اور خود فراموشی و غفلت کا ایک سیلاب آیا، جس سے بڑے بڑے عقلاء و فضلاء، سنجیدہ و باوقار لوگوں کے دامن بھی آلودہ اور تر ہو گئے۔ سارے بغداد میں اور اس کے اثر سے قرب و جوار میں زندگی میں تنعم اور [illegible] کی فضا چھا گئی اور عیش و نشاط کا دور دورہ ہوا۔ اس غفلت و سرمستی کا نتیجہ آخری عباسی خلیفہ مستعصم باللہ کی خلافت میں تاتاریوں کے اس وحشیانہ حملہ کی شکل میں ظاہر ہوا، جس سے علم و تہذیب کا یہ گہوارہ ایک وحشتناک مقتل میں تبدیل ہو گیا۔ جس کی تفصیل لکھنے سے مسلمان مورخین کا قلم بھی بار بار رکتا ہے۔

ایک مورخ نے بغداد کے اس عہد کی تصویر بڑی خوبی سے کھینچی ہے۔ دسویں صدی کے ایک مشہور عالم و مورخ مفتی قطب الدین نہروانی مستنصر کے عہد میں اہل بغداد کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"نرم و گرم بستروں میں آسودہ بغداد کے کنارے چین کی بانسری بجانے والے، آب رواں اور صحن گلشن کے عادی، دوست احباب کی محفل جمانے اور دستر خوان پر چیزوں اور مشروبات کے [illegible] انہوں نے کبھی [illegible] سے واسطہ رکھا نہ جنگ کی تلخی سے ان کے کام و دہن آشنا ہوئے۔"

دوسری مثال ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کی ہے، [illegible] آل تیمور [illegible] اس سلطنت کا [illegible] اپنی کیفیت زندگی کے [illegible] کوشی اور جانبازی اور عزم [illegible] کا صحیح نمونہ تھا ساتھ ہی ایک [illegible] کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کے اسلحہ [illegible] سپاہی [illegible] ملک میں ہونے کی وجہ سے ہر قسم کی کمک اور مدد سے محروم [illegible] فتح کا ایک [illegible] مشہور مورخ ابو القاسم فرشتہ اپنی تاریخ میں لکھتا ہے۔

"فردوس مکانی نے تھوڑے عرصہ تامل کے بعد کہا کہ میرے اس خیال [illegible] دنیا کے سلاطین فرمانروا نے کیا کبھی [illegible] کیا ہے کہ کسی بادشاہ نے یہ خیال کر کے محض اپنی جان کی خیر منا کر اتنے بڑے وسیع ملک کو اس طرح ہاتھ سے کھو بیٹھا، میرے نزدیک یہی بہتر ہے کہ شہادت کی سعادت کو مد نظر رکھوں اور مردانگی کے ساتھ معرکہ کارزار میں دل و جان سے کوشش کروں۔"

اہل مجلس نے بادشاہ کی یہ تقریر سنی اور ہر گوشہ سے بالاتفاق جہاد کا نعرہ بلند ہوا۔ بادشاہ کی تقریر کا دل پر ایسا اثر ہوا کہ ہر شخص نے سر تسلیم خم کر کے بالاتفاق یہی کہا کہ شہادت سے زیادہ اور کون سی سعادت بہتر ہو سکتی ہے، ظاہر ہے کہ مسلمانوں کا قول ہے کہ "مارا تو غازی" اور مرے تو "شہید" ہم سب شرعی قسم کھاتے ہیں کہ معرکہ کارزار سے منہ موڑنے کا خیال تک نہ لائیں گے [illegible] اطمینان کے لئے اپنے عہد و پیمان کو حلف سے اور زیادہ مضبوط کیا۔ بادشاہ نے جس کا یہ حال تھا کہ کسی وقت بھی اسے بلا ساقی و شراب چین نہ تھا، مصلحت وقت کے لحاظ سے بادہ نوشی بالکل ترک کر دی یعنی تمام منکرات یہاں تک کہ داڑھی تراشی سے بھی توبہ کر لی۔"

جس سلطنت کی بنیاد اس عزم و [illegible] اس جانبازی و جاں سپاری اور [illegible] معاہدہ پر ہوئی تھی اور جس کے اولوالعزم بانی کے جانشینوں میں ہمایوں جیسا عالی ہمت [illegible] اولوالعزم [illegible] اورنگ زیب جیسا [illegible] بادشاہ [illegible] رفتہ رفتہ وہ کس طرح [illegible] اور شاہان تیمور کی عیش کوشی اور خود فراموشی کے راستہ پر پڑ گئی۔ اس کا ایک نمونہ محمد شاہ ([illegible]) کی زندگی اور اس کے [illegible] کا تخت [illegible] "رنگیلے" کے نام سے مشہور ہے [illegible] ایک مورخ نے [illegible]

([illegible])

# ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عبدالرشید فاروقی

# افریقہ میں یہودیوں کی سرگرمیاں

اسرائیلیوں نے چند سالوں ہی میں بہت سے افریقی ممالک سے سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ وہ تجارتی، صنعتی، زراعتی ایجنسیوں کے ڈائرکٹرز، سرمایہ داروں، ماہرین اور مشترکہ سرمایہ کاری کی کمپنیوں اور افریقی لیڈروں کے ذریعہ سے قلب افریقہ میں اپنے اقتدار کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہودیوں کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ وہ اصحاب ثروت اور بڑے زعماء سے پینگیں بڑھا کر چور دروازہ سے داخل ہوتے ہیں۔ افریقی ممالک سے دوستی ضرور قائم ہوئی ہے لیکن اس کا دلچسپ پہلو یہ ہے کہ متعدد ممالک اس سلسلے میں کوئی خاص رائے نہیں رکھتے بلکہ صیہونیت کے مخالف دشمن ہیں۔

گو افریقی عوام ان خطرات کو نظر انداز نہیں کر پاتے جن کی افریقی قومیں ضرور شکار ہیں لیکن ان مسائل کا ازالہ کرتے ہوئے اسرائیل ترقی پذیر ممالک پر خوب مہربانیاں کرتا ہے۔ افریقی وفود کا پُرجوش استقبال، ٹریننگ اور اسرائیلی ماہرین کی فراہمی کے ذریعہ وہ اپنا دائرہ وسیع تر کرتا ہے۔

اس طرح یہودی خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے لیکن یہ مسئلہ محض اسرائیل کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ ایک بڑی تحریک کا مسئلہ ہے جسے سامراج تعاون دیتی رہتی ہے اور اس طرح یہودیت افریقہ میں صرف پرورش ہی نہیں پا رہی ہے بلکہ ہر افریقی باشندے سے معانقہ کر رہی ہے جو استعمار کے فروغ اور اسلامی تحریکوں کے خاتمہ میں پورا پورا حصہ لے رہی ہے اور قتل و غارت پسندی، جلاوطنی کے ہتھیار سے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ حبشہ کے قتل عام میں صیہونی عناصر کا ہاتھ تھا۔ اسی طرح اسلامی ممالک سے علیحدگی پسندی کی تحریکوں اور قومی اختلافات میں انہی کا عمل دخل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر نائجیریا اور جنوبی سوڈان کی تحریکوں میں صیہونیت نے سیاسی، مالی، اقتصادی، فوجی [illegible] اور اطلاعات کے ذریعہ امداد کی چنانچہ افریقہ کی اسلامی مملکتوں [illegible] سے معاونت کے لئے [illegible] بڑھایا اور [illegible] مسلمان لیڈر [illegible] یہودیت کے [illegible] کے خلاف [illegible] ہو جائے گی۔

ایک یہودی ماہر [illegible]

صیہونیت کے غلبہ و نصرت کے اسباب کا جائزہ لیتے ہوئے لکھا ہے کہ "اسرائیل کی سیاست کی کامیابی کا ایک دوسرا سبب یہ ہے کہ اس نے ترقی پذیر ممالک سے گہرے تعلقات قائم کر لئے ہیں۔"

عربوں کے سیاسی اور اقتصادی حصار کو توڑنے میں آسانی اس وجہ سے ہوئی کہ اسرائیل اپنی بہتر مصنوعات کی بنیاد پر اندرون اور بیرون کامیابی حاصل کرنے لگا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ترقی پذیر ممالک سے اسرائیل کے تعلقات ابتدائی مراحل سے آگے بڑھ گئے ہیں اور بڑی حد تک استوار بھی ہو گئے ہیں۔ تعلقات کی اس استواری سے اسرائیل کی مرکزیت قوت حاصل ہوتی ہے اور اس کے بالمقابل عربوں کی پوزیشن کمزور نظر آتی ہے۔

اسرائیلی رہنماؤں کا یہ خیال ہے کہ ہماری پالیسی کے دو بنیادی ستون ہونے چاہئیں، ایک یہ کہ عسکری قوت روز بروز اور متوازن سیاسی کوششیں ہوں انہیں دو چیزوں کی بدولت عربوں سے مقابلہ آسان ہو سکے گا۔

۱۹۶۷ء میں [illegible] گوریون نے اپنے ایک خط میں لکھا تھا کہ ہم امن کا معاہدہ کرنے کے لئے اپنے پڑوسیوں پر جبر تو نہیں کر سکتے مگر پڑوسی عربوں کا غصہ کم کرنے یا امن و سلامتی قائم کرنا اس وقت ممکن ہے جب کہ ہم افریقی اور ایشیائی ممالک سے زیادہ سے زیادہ دوستی قائم کریں۔ موشی دایان نے بھی اسرائیلی افریقی تعاون کا تذکرہ بڑی گرمجوشی سے کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیرونی دنیا سے ہمارے روابط اسرائیل کے لئے کلیدی اور بنیادی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ بیرونی دنیا کو عربوں نے اسرائیل کا دشمن بنا دیا ہے [illegible] تعلقات ہی [illegible] کے راستے کھلتے ہیں۔

وہ افریقی ایشیائی مسلم ممالک جو اسرائیل کے [illegible]

کے اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا جا سکے۔ ہماری فکر و [illegible] کو بدلنے کے لئے انتھک جدوجہد جاری رہتی ہیں اور بعض حالات میں تو اسرائیلی محکمے جاسوسوں کے ایجنٹ ہیں جو آلۂ کار بنانے کی سعی فرماتے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ جاسوس اداروں میں سے نصف وقت اسی کام کے لئے مخصوص ہے۔

ہم پر یہ عیاں ہو چکا کہ اسرائیلی اور امریکی ایجنٹ مسلم علماء کی فکر کو بدلنے کے لئے مختلف ایجنسیاں چلاتے اور پروگرام کرتے ہیں اور یہ ایک حقیقی بات ہے اس لئے کہ ہمارے [illegible] اسٹوڈنٹس کے لئے جس ملک سے مال و اسباب کی فراہمی ہوتی ہے وہ ہے امریکہ۔

ڈاکٹر مس زہرہ حافظ عابدین نے مشرقی افریقی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد صیہونیت کے افریقہ میں گھس جانے کے اسباب کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتی ہیں کہ [illegible] اور سیاسی رہنماؤں اور صاحب اقتدار افریقیوں کو اسرائیل میں دعوت دی جاتی ہے جہاں اسرائیل انہیں اپنے آبپاشی، قوت پیداوار اور مختلف میدانوں میں ترقی و سرگرمیوں کے بارے میں مطمئن کرتا ہے تاکہ اس کے لئے ان میزبانوں کے دلوں میں اور وطن میں گنجائش نکل سکے اور مختلف سطح پر مدد کے لئے دروازہ کھل سکے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ ملک کی ضرورت اور حکومت کی خواہش کے مطابق اسرائیل اپنی خدمات پیش کرنے کو ہر وقت تیار ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انگریز اور یورپین جو حقیقی اقتدار پر قابض چلے آ رہے ہیں یہ بات آزاد حکومتیں بھی سمجھتی ہیں۔ کیونکہ وہاں کے تمام استعمار پسند باشندے اسرائیل کے لئے راستے ہموار کرتے ہیں اور آسانیاں فراہم کرتے ہیں۔ افریقی ممالک کے وفود کو ثقافتی پروگرام کرنے کے لئے خوب دعوت دی جاتی ہے۔ تاکہ ان کے ذریعہ مختلف طاقتوں کو قابو میں رکھا جا سکے اور اسرائیلی معاملات و پالیسی کے [illegible]

کامیابی ممکن ہو جائے۔

اسرائیل کا مقصد یہ ہے کہ وہ افریقی ممالک کی تائید حاصل کرے اور اس طرح افریقی قائدین کے نزدیک اس کے قدم جم جائیں کہ وہ تاریخی، جغرافی، اقتصادی اعتبار سے ترقی پذیر ہو گیا۔ ایشیائی دنیا کا منطقی جزو قرار پا جائے۔ اس ارادہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اسرائیل کوشش مختلف سطح پر جاری ہے۔ مثال کے طور پر اسرائیلی نوجوانوں کے تربیتی ادارے، ماہرین، انجینئروں اور فنکاروں کی جماعتیں یکے بعد دیگرے روانہ کرنا، اپنے تجارتی وفود کے ذریعہ افریقیوں کو [illegible] چھوٹی تجارت کرنا، اپنی مصنوعات کی ترویج کے لئے [illegible] اور مارکیٹ قائم کرنا، [illegible] کا اصل محور افریقہ کو قرار دینا، افریقی اسرائیلی نظریہ اتحاد کی ترویج پر زور دینا وغیرہ۔

دراصل افریقہ سے دوستی کا مقصد [illegible] مضبوط توازن حاصل کرنا مقصود ہے جس کے ذریعہ اسرائیلی مفاد و مصلحت کو بروئے کار لایا جا سکے۔ انتھک جدوجہد کے نتیجہ میں ہی اسرائیل ۴۸ ممالک میں سے ۳۱ ممالک سے ۱۹۷۳ء تک سیاسی تعلقات قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا اور ۳۱ میں ۲۶ ایسے ممالک ہیں جن سے سفارتی سطح پر تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح افریقی ممالک میں یہودی سیاحوں اور دورہ کرنے والوں کی تعداد [illegible] تک جا پہنچی۔ اس سے یہودیوں کی عملی سرگرمیوں کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔

نائجیریا میں سرگرمیاں تیز ہوئیں [illegible] اقتصادی ہتھکنڈوں سے کام لیا گیا لیکن یہ جلد ہی ناکام ہو گئیں کیونکہ وہاں [illegible] اسرائیلی [illegible] کا اندازہ اس طرح ہو سکتا ہے [illegible] تعاون کے نام پر [illegible] مرحلہ پر عیسائی مشنریاں [illegible] ہے۔

**ضرورت ہے**

پندرہ روزہ "تعمیر حیات" کے لئے ہندوستان کے مختلف مقامات اور تجارتی مراکز میں دیانتدار اور محنتی گشتی سفیروں کی جو اشتہارات وصول کریں اور نئے خریدار بنائیں۔

خط و کتابت [illegible] منیجر تعمیر حیات پوسٹ بکس [illegible] ندوہ لکھنؤ

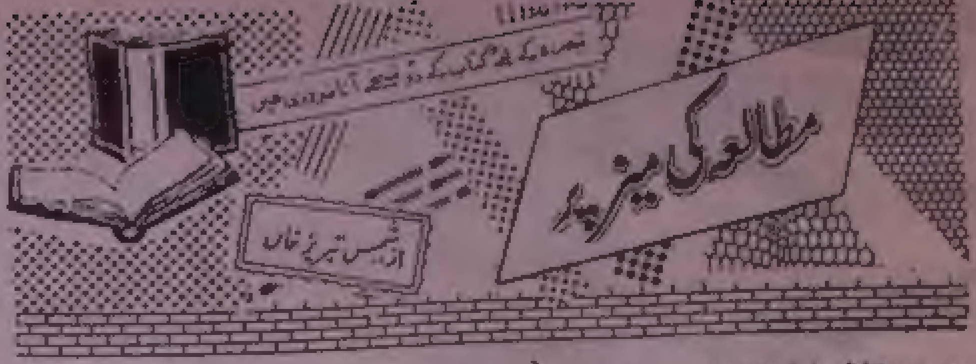


**عربوں میں تاریخ نگاری کا آغاز و ارتقاء** — از: محمود الحسن صاحب

صفحات ۲۲۲ قیمت ۵ روپئے پتہ: مکتبہ جامعہ۔ جامعہ نگر نئی دہلی

مصنف اردو دنیا کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک نئے موضوع پر قلم اٹھایا ہے، اور بڑی محنت اور کاوش بھی کی ہے۔ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

(۱) عرب کے عہد قدیم پر ایک نظر (۲) مغازی اور سیرت نگاری کا آغاز (۳) فتوح و احداث [illegible] کا دور (۴) عالمی تاریخ نگاری کا دور (۵) فکر و فن: ایک جائزہ۔

محمود الحسن صاحب نے بڑی تحقیق اور جدید انداز سے بحث کی ہے۔ اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ تقریباً تمام ہی عرب مورخین کا تعارف کرایا ہے اور ان کی تاریخ پر تبصرہ کیا ہے جس سے عرب تاریخ نگاری کے سلسلے میں بڑی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔

کتاب میں کچھ فروگذاشتیں بھی ہیں مثلاً ابن اسحاق کا تعارف ہے ویسا ابن ہشام کا بھی تعارف ہونا چاہئے تھا ایک اہم سیرت نگار کو نظرانداز کر دینے کی کوئی وجہ نہیں۔ عرب تاریخ کے اہم ماخذ میں کتاب المحبر ابن حبیب البغدادی، کتاب الاصنام الکلبی، انساب السمعانی، کتاب الاوائل العسکری وغیرہ اور جغرافیہ، مؤرخ عرب و سیر سے کوئی استفادہ نہیں کیا گیا ہے جب کہ ان کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ اسی طرح مولانا شبلی و مولانا سید سلیمان ندوی کی تحقیقات کو بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے۔

مصنف نے بیان کیا ہے کہ ان مسائل و مشکلات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ [illegible] عرب تاریخ نگاری کا جو عربی تاریخ نگاری سے موازنہ کر کے ایک لیس بی [illegible] مطالعہ اور پر ہو جاتا۔

بعض عبارتیں بھی قابل غور ہیں۔ [illegible] ڈاکٹر موسیٰ کی تاریخ سے لکھ کر دیا ہے۔ مصنف صفحہ پانچ پر لکھتے ہیں: [illegible] کی کتاب ایام العرب [illegible] اسی طرح مصنف نے [illegible] کی کتاب کا ترجمہ الاعلان بالتوبیخ لکھا ہے جس کا صحیح ترجمہ [illegible] ہونا چاہئے۔ یا الصدر کا نام صفحات ۱۹۱، ۱۹۴، ۲۲۰ پر الصدور لکھا گیا ہے۔

مصنف پر ہے ایک کتاب میں کی خارج تنقید کو توجہ ہونا چاہئے۔

کتابت میں بھی بہت سی غلطیاں رہ گئی ہیں جیسے اسماعیل بن صالح المصری، [illegible] سعید الانصاری وغیرہ۔

بہرحال ان معمولی فروگذاشتوں سے کتاب کی اہمیت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ کتاب ہر اہل علم کے پاس ہونی چاہئے کے قابل ہے۔

---

**مخدوم علی مہائمی**

از: مولانا عبد الرحمن پرواز اصلاحی

صفحات ۲۰۰ قیمت ۔۔ پتہ: نقش کوکن پبلیکیشن ٹرسٹ، ۹۲ جیل روڈ ویسٹ، ڈونگری بمبئی

مخدوم علی مہائمی کی تفسیر تبصیر الرحمن و تیسیر المنان [illegible] آج بھی استفادہ کیا جاتا ہے۔ مولانا عبد الماجد صاحب نے اس کتاب کے متعلق لکھا ہے کہ۔

ہندوستان کے [illegible] میں شاہ ولی اللہ دہلوی کے سوا حقائق نگاری میں ان کا کوئی ہمسر نہیں۔ [illegible] مخدوم مہائمی کو ابن عربی ثانی بھی لکھا ہے۔

ایسی جلیل القدر شخصیت کے بارے میں [illegible] مولانا عبد الرحمن صاحب ہم سب کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے مہائمی پر بڑی محنت و دقت نظر کے ساتھ نہ صرف ان کی شخصیت و تصنیفات کا جائزہ لیا ہے [illegible] قدیم و جدید ماخذ سے استفادہ کیا ہے۔ [illegible] ان کی تفسیر کی خصوصیات، فلسفہ وحدۃ الوجود [illegible]

[illegible] کتاب پڑھنے کے قابل ہے۔ [illegible] اس کتاب کا مطالعہ [illegible]

---

**اصول فہرست نگاری**

از: سید محمود حسن قیصر امروہوی

صفحات ۱۹۰ - قیمت ۔۔ پتہ: ادارہ علوم اسلامیہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

کتاب میں مشرقی کتب خانوں کے لئے اصول و ضوابط پیش کئے گئے ہیں۔ اردو لائبریری سائنس کے جدید تقاضوں کے مطابق مشرقی کتب خانوں کی ترتیب و تنظیم پر زور دیا گیا ہے اور ان امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ فہرست سازی کی بہت سی مشکلات و مسائل کا حل بھی پیش کیا گیا ہے۔ مثلاً کتابوں اور ان کے مصنفین کے ناموں کے اندراج کی صحیح صورتیں تفصیل سے بتائی گئی ہیں۔ غیر ملکی فہرست سازوں کی معلومات بھی درج کی گئی ہیں۔ غیر ملکی کتب خانے اس کتاب سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کتاب عمدہ ٹائپ اور کاغذ پر چھپی ہے۔

---

از: عبد الرشید ندوی

نام کتاب: رحمت عالم (ہندی) — مترجم: بلال اصغر

ضخامت ۱۰۰ صفحات، سائز [illegible] قیمت تین روپے، ناشر: مکتبہ برہان دیوبند

پیش نظر کتاب سید سلیمان ندوی کی مشہور کتاب "رحمت عالم" کا ہندی ترجمہ ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ مترجم مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے وقت کے ایک تقاضہ کو پورا کر دیا۔ مسلم طلباء کے لئے یہ ایک بہت مفید کتاب ہے جو کہ اردو اور ہندی ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ جس طرح یہ کتاب اردو اور انگریزی میں مقبول ہوئی اسی طرح ہندی میں بھی مقبول ہوگی اور لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں گے۔

---

نام کتاب: صلاح الدین اعظم۔ مصنف: ذاکر ندوی۔ ضخامت: ۲۰۰ صفحات

قیمت: تین روپے۔ ناشر: علمی منزل، سیکھو پورا، ضلع بستی

یہ کتاب ایک ندوی شاعر کی تخلیق ہے جس میں انہوں نے سلطان صلاح الدین ایوبی کی زندگی کے تمام کارنامے ایک مربوط اور مؤثر انداز میں پیش کر دئے ہیں۔ یہ کتاب حفیظ جالندھری کے شاہنامہ کی یاد دلاتی ہے۔ مصنف کی ایک اور کتاب "پیام حق" ہے جو دو جلدوں میں اسی طرح پر منظر عام پر آچکی ہے۔ امید ہے کہ شاہنامہ کی طرح یہ کتاب بھی مقبول خاص و عام ہوگی۔

---

نام کتاب: اعمال نامہ — مصنف: ذکی کاکوروی

ضخامت: ۱۰۰ صفحات، سائز [illegible] قیمت: پانچ روپے

ملنے کا پتہ: مرکز ادب اردو ۱۰۰ شاہ گنج لکھنؤ، اردو پبلشرز ۔۔ نخاس لکھنؤ

یہ کتاب تین حصوں میں ہے: (۱) مسیاحی کی ایک ہوا کی [illegible] (۲) [illegible] اردو زبان کی کیفیت پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں [illegible] کی کتاب "مسیاحی کی ایک بوند" کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اس کتاب کے اکثر اشعار میں [illegible] قسم کا سرقہ پایا جاتا ہے۔ [illegible]

دوسرے حصہ "اترپردیش اردو اکاڈمی" میں یہ بتایا گیا ہے کہ اکاڈمی نے جو انعامات تقسیم کئے ہیں ان میں غیر جانبداری سے کام نہیں لیا گیا ہے بلکہ شخصیتوں کو دیکھ کر انعامات دئے گئے ہیں۔ اس سلسلہ میں مصنف نے کچھ شواہد بھی پیش کئے ہیں۔

تیسرے حصہ "انعام یافتہ کتب کی کیفیت" میں مصنف نے بتایا ہے کہ [illegible] کتاب [illegible] اس حصہ میں ذکی صاحب نے ذکی کی عادت اور [illegible] کی شاعری [illegible] کوئی بات قابل ذکر نہیں [illegible] جس کو اردو دنیا پر ظاہر ہونا چاہئے تھا۔

---

نام کتاب: حسن انتخاب ڈائجسٹ — ایڈیٹر: منیف خاں

ضخامت ۔۔ صفحات، سائز [illegible] [illegible]

[illegible]

مضامین پر مشتمل ہے۔ یوں تو ہندوستان سے بہت سے ڈائجسٹ نکلتے ہیں لیکن وہ یا تو خالص مذہبی ہیں یا خالص سیاسی و ادبی، لیکن یہ ڈائجسٹ دونوں قسم کے مضامین کا ایک حسین گلدستہ ہے جو ہر قسم کے ذوق کی تسکین کا سامان رکھتا ہے۔ ذمہ دار حضرات قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے وقت کے تقاضہ کو سمجھ کر یہ نیا قدم اٹھایا۔ خدا کرے ان کی یہ کوششیں بار آور ہوں اور یہ ماہ آسمان علم و ادب پر آفتاب بن کر ابھرے اور اس کی کرنیں دنیائے علم و ادب کو منور کرتی رہیں اور اس کا ہر نقش، نقش اول سے بہتر ثابت ہو۔

---

نام کتاب: سیرت رسولؐ۔ مترجم: ظفر الاسلام خان۔ ضخامت: ۱۵۰ صفحات۔ سائز: ۲۰×۳۰/۱۶
قیمت: تین روپے۔ ناشر: ادارہ ترجمہ و تالیف ۲۰ بھول بگان روڈ کلکتہ ۱۲

پیش نظر کتاب ابن قتیبہ دینوری کی عربی تصنیف "المعارف" کے اس حصہ کا ترجمہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر مشتمل ہے۔ مترجم نے بعض مستند کتب سے کچھ مفید حواشی اور نوٹ بھی دیئے ہیں جس سے کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

---

نام کتاب: یکساں سول کوڈ اور اس کا اسلامی احکام پر اثر
ضخامت: ۲۰ صفحات سائز: ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت: ۵۰ پیسے
نام کتاب: ضروری باتیں قرآن و حدیث کی روشنی میں
ضخامت: ۶۰ صفحات سائز: ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت: ایک روپیہ
ناشر: ادارہ ترجمہ و تالیف ۲۰ بھول بگان روڈ کلکتہ ۱۲

اول الذکر پمفلٹ میں یکساں سول کوڈ کی حقیقت اور اس سے اسلامی احکامات پر پڑنے والے اثرات کی وضاحت کی گئی ہے۔ ساتھ ہی مسلم پرسنل لا بورڈ کے پہلے اجتماع کا ذکر بھی ہے اور اس کی تجاویز بھی زینت کتاب ہیں۔

دوسرا پمفلٹ مختلف بزرگوں کے مضامین کے اقتباسات پر مشتمل ہے جن میں روزہ کی اہمیت، رمضان کی فضیلت، شب قدر، رمضان میں حضورؐ کا معمول، [illegible] اور امام بخاری، [illegible] اور رجال اسلام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

---

نام کتاب: نئے پھول۔ نام مرتب: مجیب بستوی۔ ضخامت: ۴۸ صفحات
سائز: ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت: دو روپے۔ ناشر: انجمن افکار ادب سمریاواں بازار ضلع بستی

پیش نظر مختصر سی کتاب میں مرتب نے تقریباً ۴۰ نوخیز شعراء کا مختصر تعارف کرایا اور ہر شاعر کا نمونہ کلام بھی دیا ہے۔ ان شعراء میں صرف افقر بستوی علمی و ادبی حلقوں میں معروف ہیں باقی تمام شعراء ابھی گمنامی کے دبیز پردوں میں چھپے ہوئے ہیں، بہت ممکن ہے ان کی صلاحیتیں اور جوہر ان پر سے گمنامی کے دبیز پردے ہٹا کر ان کو منظر عام پر لے آئیں۔

---

نام کتاب: [illegible] تو میری نظر میں۔ مرتبین: طلباء دارالعلوم دیوبند
ضخامت: ۴۸ صفحات سائز: ۲۰×۳۰/۱۶ قیمت: ۵۰ پیسے
ملنے کا پتہ: مولوی [illegible] دارالعلوم دیوبند سہارنپور

زیر نظر پمفلٹ دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہونے والے طلباء کے تاثرات پر مشتمل ہے جس میں طلباء نے اپنے اپنے انداز میں دارالعلوم میں آنے، وہاں سے کسب فیض کرنے اور [illegible] زندگی بسر کرنے کی کہانی اور پھر وہاں سے جاتے وقت اپنے قلبی تاثرات اور دلی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اس کتابچہ کا نام موزوں نہیں ہے۔

---

## گلاگ مجمع الجزائر

مصنف: الیگزنڈر سولزے نتسین ——— مترجم: پروفیسر محمد اقبال [illegible]
ناشر: [illegible] انصاری مارکیٹ، نئی دہلی
قیمت لائبریری ایڈیشن: ۳۰ روپے عام ایڈیشن: ۲۰ روپے

یہ دعا کیجئے [illegible] سچ بولنے اور احتجاج کرنے کی جرأت [illegible] جاری ہے اور اس کی بہترین مثال روس ہے [illegible] الیگزنڈر سولزے نتسین کو [illegible] پڑھنا تھا [illegible] وہاں پہنچنے کے بعد روسی حکومت انہیں روس واپسی کی اجازت نہ دیتی اس لئے انہوں نے [illegible] کیا تھا۔

"اقوام متحدہ ایک بکھرتا ہوا ادارہ [illegible] افسوس ہے کہ کوئی بہتر صورت [illegible] اقوام متحدہ کو قوموں کی آزادی کی حفاظت [illegible] اقوام متحدہ [illegible] سعادت [illegible] قدم اٹھانے سے صاف انکار کر دیتی ہے [illegible] نہیں رہیں۔"

[illegible] یہاں [illegible] ہے۔ اس صورت حال میں یہ انسانی حقوق کے خلاف [illegible] ہو، اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے۔ الیگزنڈر سولزے نتسین کی آواز ایک ایسی ہی ضمیر کی آواز ہے۔

الیگزنڈر سولزے نتسین جسے روسی حکومت نے اب جلاوطن کر دیا ہے، روس کے نظر بندی کیمپوں میں کئی سال گزار چکا ہے۔ ۱۹۵۳ء میں جب وہ کیمپوں کی غیر انسانی دنیا سے باہر آیا تو خود اپنی سرگزشت کے علاوہ وہاں کے دوسرے لاکھوں قیدیوں کی ہولناک کہانیاں اس کے ذہن میں محفوظ تھیں۔ ۱۹۶۲ء میں اس کے ناول "آئیون ڈینی سووچ کی زندگی کا ایک دن" سوویت روس کے مشہور ادبی رسالے "نووی میر" میں ایڈیٹر کے اس نوٹ کے ساتھ شائع ہوا:

"... یہ ناول ہمارے دور کا ایک بوجھ اتارتا ہے۔ اس میں ایسی چیزوں کے بارے میں پورے خلوص کے ساتھ زندہ سچائیاں بیان کی گئی ہیں جن کے بارے میں کوئی کچھ نہیں کہتا تھا حالانکہ کہنے کی ضرورت بہت تھی ....."

لیکن اس کے بعد سولزے نتسین کی کوئی تحریر روس میں شائع نہ ہو سکی، وہ [illegible] سوویت حکومت کے عتاب کا نشانہ بن گیا اور یہ سلسلہ آخر اس کی جلاوطنی پر منتج ہوا۔

"گلاگ مجمع الجزائر" میں الیگزنڈر سولزے نتسین نے اپنی [illegible] یادداشتیں [illegible] نظر بندی کے کیمپوں سے وہ ساتھ لے کر آیا ہے۔ یہ یادداشت ایک سرگزشت ہے کسی ایسی انسانی زندگی کی جو جبر کے ہولناک طوفان کی رو میں آ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے برباد ہو گئی۔ اور ایسی زندگیاں سیکڑوں نہیں ہزاروں نہیں، لاکھوں ہیں۔ الیگزنڈر سولزے نتسین کا کہنا ہے کہ:

"اس کتاب کے سبھی واقعات اور کردار حقیقی ہیں۔ کوئی فرضی نام دیا گیا ہے نہ کہیں تخیل کی رنگ آمیزی سے کام لیا گیا ہے۔ اگر کچھ اشخاص و واقعات کا ذکر رہ گیا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انسانی حافظہ انہیں محفوظ نہ رکھ سکا۔"

کتاب کے ترجمہ میں مزید سلاست و روانی کی ضرورت تھی۔

روداد چمن
(ندوۃ العلماء کے ۸۵ سالہ جشن تعلیمی کی مفصل روداد)
مرتبہ: مولانا محمد الحسنی ندوی
مدیر البعث الاسلامی (دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)
○ ایک دستاویز ○ ایک کہانی ○ ایک پیغام
ندوۃ العلماء کے ۸۵ سالہ جشن تعلیمی (منعقدہ نومبر ۱۹۷۵ء) کی تفصیلی رپورٹ جس کا آپ کو شدت سے انتظار تھا، منظر عام پر آ گئی ہے۔
حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی
کے ایماء پر یہ روداد مرتب کی گئی ہے۔ اس میں شیخ الازہر کے خطبۂ صدارت، [illegible] اور علمی تقاریر و مقالات کے علاوہ ندوۃ العلماء کی مختصر تاریخ اور اس کے مقاصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز ماضی کی سرگذشت، حال کا جائزہ اور مستقبل کو ڈاکٹر مولانا عبد السلام قدوائی ندوی کے قلم سے تفصیلی طور پر پیش کیا گیا ہے۔
پوری کتاب دارالعلوم کی خوبصورت عمارتوں کی تصاویر نیز دوران اجلاس نماز جمعہ کے دلفریب منظر سے بھی مزین ہے۔
○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ دیدہ زیب گٹ اپ
ضخامت: ۲۰۰ صفحات علاوہ تصاویر۔ قیمت: مجلد صرف پندرہ روپے
ملنے کا پتہ
مکتبہ دار العلوم ندوۃ العلماء پوسٹ بکس ۹۳ لکھنؤ

# ندوہ کے شب و روز

[illegible]

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

اقبالؔ

Regd No. LW/NP 56 Phone:

# TAMEER-E-HAYAT

Fortnightly

(NADWATUL-ULAMA LUCKNOW 226007 (INDIA)

## ضرورت مدرسین

مقررہ تاریخ کے بعد آنے والی درخواستیں مسترد سمجھی جائیں گی۔

نہ دی جائے گی۔

وی جائے گی۔

خط و کتابت کا پتہ

# نورانی تیل

درد، زخم، چوٹ، جلنے، کٹنے کی دوا

دیکھ کر خریدیئے۔

انڈین کیمیکل کمپنی

## "تعمیر حیات" میں "اشتہار" دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

# ہند تیل

ہند سی سی ورکس

# انگوری

جنرل ٹانک

اور گردوں کو طاقت دیتی ہے۔

بیماری کے بعد کی کمزوری کو جلد دور کرتی ہے۔

دواخانہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

## تعلیمی وظائف

سید منظور الحق قادری

# رانا ٹرانسپورٹ کمپنی

۷۱۔ زکریا اسٹریٹ کلکتہ